ازعدالت عظمیٰ

30ستمبر 1959

کیشو لکشمن بورکر

بنام

ڈاکٹر دیوراؤ لاکشمن آنند

(ایس آر داس، چیف جسٹس، اور ایس کے سبّا راؤ، جسٹس)

الیکشن درخواست–مدعا علیہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے کے لیے استدعا اور اپیل کنندہ باضابطہ طور پر منتخب-جائزووٹ اورناجائزووٹ-عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 (43بابت1951)،دفعہ 101، قواعد57,58

مدعا علیہ جو ہرفیصلہ کن وقت پرحکومت کے تحت منافع بخش عہدے پر فائز تھا،جو بمبئی قانون ساز اسمبلی کے لیے منتخب ہوا۔اپیل کنندہ نے ایک انتخابی درخواست دائر کی جس میں اس نے مدعا علیہ کے انتخاب پر سوال اٹھانے کے علاوہ یہ اعلان کرنے کو کہا کہ وہ خود باضابطہ طور پر منتخب ہوا ہے۔ٹریبونل نے مدعا علیہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دیا اور اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان اس وجہ سے کیا کہ مدعا علیہ کے انتخاب کو ایک طرف رکھ دیا گیا تھا اور صرف اپیل کنندہ میدان میں رہ گیا تھا، اور اس نشست پر کوئی دوسرا امیدوار مقابلہ نہیں کر رہا تھا اور اپیل کنندہ عوامی نمائندگی ایکٹ کےدفعہ101 کے تحت باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کرنے کا حقدار تھا۔ کیونکہ اس نے جائز ووٹوں کی اکثریت حاصل کی ہو۔

مدعا علیہ کی اپیل پر بمبئی عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے حکم کی تصدیق کرتے ہوئے، یہاں تک کہاس نے

مدعا علیہ کے انتخاب کواوراس نے اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کرنے والے ٹریبونل کے حکم کو بھی کالعدم قرار دے دیا۔اپیل کنندہ کو عدالت عالیہ نے اپیل کرنے کےلئے سرٹیفکیٹ دیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تعین کرنے والا نقطہ یہ تھا کہ آیا الیکشن ٹریبونل نے اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کرنے میں غلطی کی تھی۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ چونکہ مدعا علیہ کے کاغذات نامزدگی غلط طریقے سے قبول کئے گئے تھے، اس لیے نامزدگی سے لے کر رائے شماری تک انتخاب کا پورا عمل غلط تھا، اور جو امیدوار اہل نہیں تھا اس کے لیے ڈالے گئے ووٹوں کو پھینک دیا گئے ووٹ سمجھے جانے چاہیے تاکہ اپیل کنندہ کو جائز ووٹوں کی اکثریت حاصل کرنے والا سمجھا جائے۔

یہ مانا گیا کہ ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے جانچ پڑتال کے بعد کاغذات نامزدگی کی قبولیت ایکٹ کی دفعہ (5) 36 کے تحت انتخابات کی بنیاد بنتی ہے، اور جس امیدوار کے کاغذات نامزدگی قبول کی گئی ہو اسے جائز نامزد امیدوار کے طور پر ماننا چاہیے جس کے لیے ووٹ دیے جا سکتے ہیں۔

اگرچہ ایکٹ میں کہیں بھی' جائز ووٹوں 'کے بیان محاورہ کی وضاحت نہیں کی گئی ہے، لیکن ایکٹ کی دفعہ کی (8) 36 بشمول قاعدہ 58 کی روشنی میں ایکٹ کے تحت دو چیزیں واضح ہیں (1) پہلا یہ کہ امیدوار جائز طور پر نامزد امیدوار ہیں جن کے کاغذات نامزدگی ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے جانچ پڑتال کے بعد قبول کیے گئے ہیں جس کو ایسے امیدواروں کی فہرست اپنے نوٹس بورڈ پر چپکانی ہوتی ہے، جو صرف عوام کو اطلاع دینے کے مقصد سے ہوتا ہے کہ ایسے امیدوار کے لیے ووٹ ڈالے جا سکیں، اس طرح ایسے ووٹوں کو پھینکے گئے ووٹ نہیں سمجھا جا سکتا، (2) اور دوسرا یہ کہ دفعہ 58 کی توضیعات کہتی ہے کہ وہ بیلٹ پیپرز جو قاعدہ 57 کے تحت مسترد نہیں کیے گئے ہیں انہیں "درست بیلٹ پیپرز "سمجھا جانا چاہیے اور انہیں درست ووٹوں کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے۔

ووٹوں کو پھینکنے کا سوال کچھ خصوصی استدعاوں کی عدم موجودگی میں پیدا نہیں ہو سکتا کہ مخصوص رائے دہندگان نے اس علم یا اطلاع کے ساتھ اپنا ووٹ ڈالا تھا کہ جس امیدوار کو انہوں نے ووٹ دیا تھا وہ انتخاب کے اہل نہیں تھا، اور اس کے نتیجے میں انہوں نے جان بوجھ کر نااہل افراد کے حق میں اپنے ووٹ پھینک دیے تھے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایکٹ کی دفعہ 101الف کی توضیعات کے پیش نظر، اس طرح کے خصوصی کیس کو ثابت کرنے کی ذمہ داری اپیل گزار پر عائد ہوتی ہے، اور یہ وہ ثابت کرنے میں ناکام رہا اور اسے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جا سکتا کہ اگر مدعا علیہ نے اس نکتے پر کوئی مسئلہ اٹھایا ہوتا تو وہ ثابت کر سکتا تھا۔

معاملہ ھذا میں مدعا علیہ کی طرف سے حاصل کردہ ووٹ درست ووٹ تھے، اس طرح ظاہر ہے کہ اپیل کنندہ کو درست ووٹوں کی اکثریت حاصل نہیں ہوئی ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر455 بابت1958

1957کے الیکشن درخواست نمبر 190 میں الیکشن ٹریبونل، سورت کے 17 ستمبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی 1957 کی پہلی اپیل نمبر 737 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 14 نومبر 1957 کے فیصلے اور حکم پر اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے:نونیت لال۔

جواب دہندہ حاضر نہیں ہوا۔

30ستمبر1959:عدالت کا فیصلہ جسٹس داس کے ذریعے سُنایا گیا

چیف جسٹس داس:یہ اپیل 14 جنوری 1958 کو بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے ایکٹ کے تحت دیے گئے سرٹیفکیٹ پر دائر کی گئی ہے۔آئین کی (1) 133 (ج)، 14 نومبر 1957 کو سنائے گئے عدالت عالیہ کے فیصلے کے اس حصے کی درستگی کو چیلنج کرتے ہوئے جس نے الیکشن ٹریبونل کے اس حکم کو کالعدم قرار دیا جس میں اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر ریاست بمبئی کی قانون ساز اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا تھا۔

11مارچ 1957 کو گریٹر بمبئی میں مزگاؤں کے انتخابی حلقہ نمبر 129 سے بمبئی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے لیے، غیر محفوظ شدہ نشست کے لیے اصل میں چار امیدوار تھے۔ان میں سے دو نے اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کو مقابلہ کرنے والے دو امیدواروں کے طور پر چھوڑ کر ووٹنگ سے پہلے دستبردار ہو گئے تھے۔انتخابات کے نتائج کا اعلان 12 مارچ 1957 کو کیا گیا۔مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کے 14,885 ووٹوں کے مقابلے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

22,914ووٹ حاصل کیے، مدعا علیہ کو باضابطہ طور پر منتخب قرار دیا گیا۔ 10اپریل 1957 کو، اپیل کنندہ نے ایک انتخابی درخواست (نمبر190 بابت1957) دائر کی جس میں الزام لگایا گیا کہ چونکہ مدعا علیہ، تمام مادی اوقات میں، ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ، 1948 کے تحت ایک انشورنس میڈیکل پریکٹیشنر، بمبئی تھا،اس لیے وہ حکومت بمبئی کے تحت نافع بخش عہدے پر فائز تھا اور اس طرح بھارتیہ آئین کی دفعہ 191 کے تحت، انتخاب کے اہل نہیں تھا۔اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے انتخاب کو کالعدم کرنے کی استدعا کی، اور یہ بھی استدعا کی کہ وہ، اپیل کنندہ، مذکورہ حلقے سے قانون ساز اسمبلی کے لیے باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کرے۔الیکشن ٹریبونل 28 جون 1957 کو تشکیل دیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے 17 ستمبر 1957 کے اپنے حکم نامے میں کہا کہ مدعا علیہ حکومت بمبئی کے تحت منافع بخش عہدے پر فائز تھا اور اس طرح اسے آئین کےآرٹیکل (1) 191 (الف)کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا اور اسی کے مطابق، مدعا علیہ کے انتخابی حلقے نمبر 129 مزگاؤں سے ریاست بمبئی کی قانون ساز اسمبلی کے لیے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا۔ٹریبونل نے مزید فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ مذکورہ حلقے سے ریاستی قانون ساز اسمبلی کے لیے باضابطہ طور پر منتخب ہوا تھا۔ٹریبونل کے اس نتیجے کا اظہار اس طرح کیا گیا :

"اس کے علاوہ، چونکہ مذکورہ قانون ساز اسمبلی کی نشست پر مقابلہ کرنے والا کوئی دوسرا امیدوار نہیں تھا، سوائے اس درخواست گزار کے جس نے مذکورہ انتخابات میں 14,885 ووٹ حاصل کیے، وہ اکیلا اُمیدوار ہے اور اس طرح وہ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 101 کے تحت مدعا علیہ کی جگہ حلقے سے ریاست بمبئی کی اسمبلی کی مذکورہ نشست کے لیے باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا حقدار ہے۔

"ٹریبونل کے حکم سے ناراض ہو کر مدعا علیہ نے بمبئی عدالت عالیہ میں اپیل کی۔اس اپیل (نمبر 737 بابت1957) کی سماعت ایک ڈویژن بنچ نے 14 نومبر 1957 کو سنائے گئے فیصلے اور حکم کے ذریعے کی تھی، عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے حکم کی تصدیق کرتے ہوئے، جہاں تک اس نے مدعا علیہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دیا ہے، ٹریبونل کے حکم کے بقیہ حصے کو الگ کر دیا جس میں اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر ریاستی قانون ساز اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔تاہم عدالت عالیہ نے 14 جنوری 1958 کو اپیل کنندہ کو آئین کے آرٹیکل (1) 133 (ج) کے تحت ایک سند دی کہ یہ مقدمہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں ہے۔اس لیے موجودہ اپیل ہمارے سامنے ہے۔مدعا علیہ نے ابھی تک عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل دائر نہیں کی ہے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیونکہ اس نے ٹریبونل کے اس کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے کے حکم کی تصدیق کی ہے۔لہذا مدعا علیہ کو بے دخل کرنے کا حکم حتمی ہو گیا ہے۔نہ ہی مدعا علیہ نے اس اپیل پرحاضرہوا ہے اور اسی کے مطابق اس کی یکطرفہ سماعت کی گئی ہے۔ہمارے عزم کا واحد نقطہ یہ ہے کہ آیا الیکشن ٹریبونل نے موجودہ اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کرنے میں غلطی کی تھی۔اس سوال کا جواب عوامی نمائندگی ایکٹ،1951 کی دفعہ 101 کی حقیقی تعمیر پر منحصر ہے۔(جسے اس کے بعدازوں ایکٹ کہا جاتا ہے) جو مندرجہ ذیل ہے :۔

"سیکشن .101 وہ بنیادیں جن کے لیے واپس آنے والے امیدوار کے علاوہ کسی اور امیدوار کو منتخب ہونے کا اعلان کیا جا سکتا ہے :

اگر کوئی شخص جس نے درخواست دائر کی ہے، واپس آنے والے امیدوار کے انتخاب پر سوال اٹھانے کے علاوہ، اس اعلامیے کا دعوی کرتا ہے کہ وہ خود یا کوئی دوسرا امیدوار باضابطہ طور پر منتخب ہوا ہے اور ٹریبونل کی رائے ہے کہ (ا)

حقیقت میں درخواست گزار یا ایسے دوسرے امیدوار نے درست ووٹوں کی اکثریت حاصل کی ؛ یا

(ب) لیکن واپس آنے والے امیدوار کے ذریعے بدعنوان طریقوں سے حاصل کردہ ووٹوں کے لیے درخواست گزار یا ایسے دوسرے امیدوار نے درست ووٹوں کی اکثریت حاصل کر لی ہوگی، تو ٹریبونل واپس آنے والے امیدوار کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے کے بعد، درخواست گزار یا ایسے دوسرے امیدوار، جیسا بھی معاملہ ہو، کو کالعدم قرار دے گا۔ باضابطہ طور پر منتخب کیا گیا۔

"اس معاملے میں اپیل کنندہ نے اپنی انتخابی عرضی میں مدعا علیہ کے انتخاب پر سوال اٹھانے کے علاوہ یہ اعلان کی بھی مانگ کی کہ وہ خود باضابطہ طور پر منتخب ہوا ہے۔جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے، ٹریبونل کی رائے تھی کہ مدعا علیہ کے انتخاب کو الگ کرنے کے بعد صرف اپیل کنندہ کو میدان میں چھوڑ دیا گیا تھا اور اسے جائز ووٹوں کی اکثریت حاصل کرنے والا سمجھا جانا چاہیے اور اس بنیاد پر اپیل کنندہ کو باضابطہ طور پر منتخب قرار دیا جانا چاہیے۔عدالت عالیہ نے ایک مختلف نظریہ اختیار کیا ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ صحیح تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایکٹ میں کہیں بھی" درست ووٹوں "کے بیان محاورہ کی وضاحت نہیں کی گئی ہے ؛ لیکن ایکٹ کی دفعہ

36(8) کیتوضیعات کے ذریعے اس معاملے پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے، جو مندرجہ ذیل ہے :

.36"نامزدگیوں کی چھان بین -:

(8)تمام کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے فورا بعد اور انہیں قبول یا مسترد کرنے کے فیصلے ریکارڈ کیے جانے کے بعد، ریٹرننگ آفیسر درست نامزد امیدواروں کی فہرست تیار کرے گا، یعنی وہ امیدوار جن کی نامزدگی درست پائی گئی ہے، اور اسے اپنے نوٹس بورڈ پر چسپاں کرے گا۔

”ایکٹ کے تحت وضع کردہ قاعدہ58 ، جو مادی وقت پر نافذ تھا، جہاں تک یہ ہمارے موجودہ مقصد کے لیے متعلقہ ہے، درج ذیل ہے —:

(1)ہر بیلٹ پیپر جسے قاعدہ 57 کے تحت مسترد نہیں کیا گیا ہے اسے درست سمجھا جائے گا اور اسے شمار کیا جائے گا:

.58"ووٹوں اور بیلٹ پیپرز کی گنتی -:

بشرطیکہ ٹینڈر شدہ بیلٹ پیپرز پر مشتمل کوئی پیکٹ نہیں کھولا جائے گا اور ایسا کوئی بیلٹ پیپر شمار نہیں کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا توضیعات سےدو چیزیں واضح ہیں:سب سے پہلے، وہ امیدوار جن کے کاغذات نامزدگی جانچ پڑتال کے بعد ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے قبول کیے جاتے ہیں، وہ" درست طور پر نامزد امیدوار "ہوتے ہیں اور ریٹرننگ آفیسر کو ایسے درست طور پر نامزد امیدواروں کی فہرست اپنے نوٹس بورڈ پر چپکانی ہوتی ہے۔اس فہرست کو پہلے سے مرتب کرنا اور نوٹس بورڈ میں اس کا تعین صرف عوام کو نوٹس دینے کے مقصد سے ہو سکتا ہے کہ ووٹ ان امیدواروں کے لیے ڈالے جائیں جن کے نام اس فہرست میں شامل ہیں۔اگلی چیز جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ بیلٹ پیپر جو قاعدہ 57کے تحت مسترد نہیں کیے جاتے ہیں۔انہیں" درست بیلٹ پیپرز" سمجھا جانا چاہیے اور شمار کیا جانا چاہیے، جو ظاہر ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں درست

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

ووٹوں کے طور پر شمار کیا جانا ہے۔ہمارے سامنے موجود فوری معاملے میں، مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کے لیے ڈالے گئے 14,885 ووٹوں کے مقابلے 22,914 ووٹ حاصل کیے تھے۔اگر مدعا علیہ کے حاصل کردہ ووٹ درست ووٹ ہیں، تو ظاہر ہے کہ اپیل کنندہ کو درست ووٹوں کی اکثریت حاصل نہیں ہوئی ہے۔تاہم، اپیل کنندہ کی دلیل ہے کہ جیسا کہ ٹربیونل نے فیصلہ دیا ہے کہ مدعا علیہ کے کاغذات نامزدگی کو غلط طریقے سے قبول کیا گیا تھا، نامزدگی سے لے کر رائے شماری تک انتخاب کا پورا عمل خراب تھا اور مدعا علیہ کے ذریعے حاصل کیے گئے ووٹ درحقیقت ایک ایسے امیدوار کے لیے ڈالے گئے ووٹ تھے جو اہل نہیں تھا اور اسے پھینکے گئے ووٹ کے طور پر سمجھا جانا چاہیے تاکہ اپیل کنندہ کو جائز ووٹوں کی اکثریت حاصل کرنے والا سمجھا جائے۔ ہم عدالت عالیہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ دلیل غالب نہیں آسکتی۔

یہ سچ ہے کہ جانچ پڑتال کے بعد کاغذات نامزدگی کی قبولیت حتمی یا فیصلہ کن نہیں ہے لیکن اسے کالعدم کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ موجودہ معاملے میں الیکشن ٹریبونل نے کیا ہے، لیکن کاغذات نامزدگی کی قبولیت،دفعہ(8) 36کے تحت، امیدواربناتی ہے ، جسکےکاغذات نامزدگی جانچ پڑتال کے بعد قبول کیا جاتا ہے، کم از کم انتخابات میں ووٹ حاصل کرنے کے مقصد سے ایک درست نامزد امیدوار بناتا ہے۔دوسرے لفظوں میں، ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے کاغذات نامزدگی کی قبولیت اس حد تک فیصلہ کن ہے کہ درست کے طور پر قبول شدہ کاغذات نامزدگی انتخاب کی بنیاد بننا چاہیے اور یہ کہ جس امیدوار کے کاغذات نامزدگی قبول کر لئے گئےہو، اسے ایک ایسے شخص کے طور پر ماننا چاہیے جس کے لیے ووٹ دیے جا سکیں، اس عہدے کو قاعدہ 58کی توضیعات سے مزید تقویت ملتی ہے۔جس میں کہا گیا ہے کہ ہر وہ بیلٹ پیپر جسے قاعدہ57کے تحت مسترد نہیں کیا جاتا ہے۔ اسے درست سمجھا جانا چاہیے اور اسے شمار کیا جانا چاہیے۔لہذا، ووٹوں کو پھینکنے کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا، کچھ خصوصی التجا کی عدم موجودگی میں کہ مخصوص رائے دہندگان نے اپنا ووٹ اس علم یا نوٹس کے ساتھ ڈالا تھا کہ جس امیدوار کو انہوں نے ووٹ دیا تھا وہ انتخاب کے اہل نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں، انہوں نے جان بوجھ کر نااہل شخص کے حق میں اپنے ووٹ پھینک دیے تھے۔درخواست میں علم یا نوٹس کا ایسا کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے اور اپیل کنندہ کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جا سکتا کہ اگر مدعا علیہ نے اس نکتے پر کوئی مسئلہ اٹھایا ہوتا تو وہ اسے ثابت کر سکتا تھا۔درحقیقت دفعہ (a) 101کےتحتاپیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کنندہ پر الزام لگانے اور یہ ثابت کرنے کی ذمہ داری تھی کہ اسے جائز ووٹوں کی اکثریت حاصل ہوئی ہے اور اسے اس دعوے کی حمایت میں ثبوت پیش کرنا چاہیے تھا۔یہ اپیل کنندہ ثابتکرنے میں ناکام رہا ہے۔ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ اس اپیل میں کوئی بنیاد ہے اسلئےاسے مسترد کیا جانا چاہیے۔چونکہ مدعا علیہ پیش نہیں ہوا ہے، اس لیے اخراجات کا کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document